مدیر کے نام

راشد الیاس مہر، لاہور

"ایک رائے کے مطابق مسلمانوں کی مستقبل کی زبان انگریزی ہے" (اکتوبر ۹۶ ص ۸۲) ترجمان میں پڑھ کر عجیب لگا۔ انگریزی تو یونانی اور لاطینی کی طرح ام اللسان بھی نہیں۔ مغرب کی تہذیب اب روبہ زوال ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کی زبان بھی تاریخ کا حصہ بن جائے گی۔ مستقبل مسلمانوں کا ہے۔ عروج کے ساتھ ان کی زبان عربی کا دور آئے گا۔ ایک رائے رکھنے والے احساس کمتری کا شکار معلوم ہوتے ہیں۔

محمد جعفر، پنڈی

رسول اللہؐ کی وفات پر حضرت ابوبکرؓ نے جو کہا (اکتوبر ۹۶ ص ۷۳) اس کے درست الفاظ یہ ہیں:
من کان یعبد محمد افان محمد اقدمات و من کان یعبد اللہ فان اللہ حی لایموت۔

فصیح احمد، حیدر آباد

اختلاف امت۔ اسباب اور حل (اکتوبر ۹۶) میں علمائے کرام کے لیے واضح اور صاف لائحہ عمل پیش کر دیا گیا ہے۔ کیا کوئی ایسی سبیل نہیں ہو سکتی کہ ہر مسجد کا امام اس کا مطالعہ کرے اور اپنی سرگرمیوں میں ان امور کا لحاظ رکھ کر اتحاد امت میں اپنا کردار ادا کرے۔

انوار الحق، سرگودھا

ایسے مضامین شائع کرنے کا کیا فائدہ جس سے دوسرے علما کی دل آزاری ہو (استیصال بدعات کا جوش، اکتوبر ۹۶)۔ حکمت اور مصلحت بھی کوئی چیز ہے---- اگر کسی صحابی نے کسی فوت شدہ بزرگ سے توسل کیا ہے تو اس کا حوالہ پیش فرمائیں۔ مباحات کا دائرہ تنگ نہ کرنے کی خاطر کیا کیا جائز کریں گے۔ یہ قل، چالیسویں، برسیاں، سالگرہیں، سجدہ تعظیمی کیا سب مباحات میں آجاتے ہیں۔ پھر بنوامیہ پر کیا اعتراض کہ انھوں نے عیدین کی اذان بھی جاری کی۔ پھر تو نماز جنازہ کے لیے اذان بھی مباحات میں ہوگی۔ امام ابن تیمیہ نے صاف لکھا ہے کہ جس چیز کو حضورؐ نے ترک کیا اس کا ترک کرنا سنت ہے۔ آپ مباحات کا دائرہ وسیع کرنے پر زور دے رہے ہیں۔ اگر یہی حالت رہی تو خدا جانے دائرہ کہاں جا کر ختم ہو۔

سید احمد علی شاہ، حضرو

متوفی بزرگان دین کے اعمال صالح کو کس طرح وسیلہ دعا بنایا جاسکتا ہے۔ بزرگان دین ہوں یا کوئی عام متوفی، زندہ وارثوں یا لوگوں کی طرف سے صدقہ، دعا، قربانی اور حج بدل تو ان کے حق میں نافع ہو سکتا ہے لیکن اس طرح ان سے توسل کی صورت کیسے نکل سکتی ہے؟ ہم اس بارے میں بے خبر ہیں کہ کس کے ساتھ کیا